ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 6 ستمبر 2000

ڈاکٹر وکرانت پریہار

بنام

ریاست جموں و کشمیر و دیگر

[ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس، ڈوریسوامی راجو اور شیوراج بنام پاٹل، جسٹس صاحبان]

میڈیکل کورسز-ریاست جموں و کشمیر-پوسٹ گریجویٹ داخلہ امتحان 1995-96 میں منعقد کیا گیا-کوئی دوسرا داخلہ امتحان نہیں ہوا-انتخابی فہرست جاری ہونے کے بعد، ایسے ناکام امیدوار، جنہوں نے آخری بار 1995 کے ٹیسٹ میں حصہ لیا تھا، سال بہ سال مختلف کورسز میں داخلے کے لیے منتخب ہوتے رہے-اس کے نتیجے میں 1996 کے بعد MBBS امتحان پاس کرنے والے امیدواروں کو مقابلہ کرنے اور پوسٹ گریجویٹ کورسز کو آگے بڑھانے کا کوئی موقع نہیں ملا-درخواست گزار کی طرف سے جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ میں دائر رٹ درخواست جس میں S.R.O نمبر 158 کے نفاذ کی درخواست کی گئی تھی۔ فہرست مُنتظرین کی عمر باقاعدہ داخلے کی تاریخ سے ایک ماہ مقرر کی گئی-اپیل کنندہ کے علاوہ دیگر امیدواروں نے بھی ایک رٹ پٹیشن دائر کی-دونوں رٹ پٹیشنوں میں کیے گئے احکامات کے نتیجے میں، 1995-96 امیدواروں میں سے فہرست مُنتظرین میں داخلے کے لیے انتخاب روک دیا گیا-اس کے نتیجے میں ریاست کو 1999-2000 تدریس سیشن کے لیے پوسٹ گریجویٹ کورسز میں نشستوں کو پر کرنے کے لیے مسابقتی داخلہ امتحان منعقد کرنا ضروری تھا-لیٹرز پیٹنٹ اپیلوں میں چیلنج کی گئی دونوں رٹ پٹیشنوں میں منظور کیے گئے احکامات-ڈویژن بینچ نے دو عبوری ہدایات دیں (1) خالی آسامیوں کے لیے مجاز اتھارٹی کے ذریعے نئے سرے سے داخلہ امتحان منعقد کرنے کا عمل پوسٹ گریجویٹ ڈگری/ڈپلومہ کورسز میں اس وقت تک روک دیا جائے جب تک کہ دوسری صورت میں ہدایت نہ دی جائے (2) براہ راست اور مخصوص زمروں کے خلاف پہلے ہی داخل کیے گئے امیدواروں سے زیادہ میرٹ رکھنے والے امیدواروں کو داخلے کی اجازت دی جائے، اگر ان کی میرٹ ان لوگوں سے زیادہ ہو جو پہلے ہی متعلقہ شعبوں میں داخل ہو چکے ہیں جن میں درخواست کنندگان نے درخواست دی ہے-یہ دونوں ہدایات اس عدالت سامنے عائد کی گئی ہیں-دونوں ہدایات کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا-جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ میں زیرالتواء تمام تحریری درخواستوں اور اپیلوں کو ایک ساتھ جوڑ دیا جائے گا اور ایسے تمام مقدمات کی سماعت کی جائے گی اور اگلے تین ماہ کے اندر نمٹا دیا جائے گا-مجاز اتھارٹی انتخاب کے لیے داخلہ امتحان منعقد کرے گی۔S.R.O نمبر 158

کے مطابق پوسٹ گریجویٹ ڈگری اور ڈپلومہ کورسز میں داخلے کے لیے ڈاکٹروں کی تعداد۔ تمام اہل امیدوار، چاہے وہ پہلے کی انتخابی فہرست میں ہوں یا نہ ہوں، مذکورہ داخلہ امتحان میں حصہ لینے کے حقدار ہوں گے۔نشستوں کے ریزرویشن سے متعلق قواعد، قانون میں قابل اجازت اور قابل اطلاق حد تک، حکام کے ذریعے انتخاب اور داخلہ کے وقت احترام کیا جائے گا۔ان ہدایات کو امیدواروں کو پہلے سے دیے گئے داخلوں کو الگ کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4935، سال 2000۔

جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے 17.2.2000 کے فیصلے اور حکم سے لیٹر پیٹنٹ اپیل (ایس ڈبلیو) نمبر 34، سال 2000 میں۔

ایم ایل ورما، ڈی ڈی ٹھاکر، گوپال سبرامنیم، جی ایل سنگھی، این گنپتی، روہت کپور، سنجیو پوری، ایم اے گونی ایڈوکیٹ جنرل برائے (جموں و کشمیر)، جے اے کاووسا، جی ایم کاووسا، اشوک ماتھر، ای سی اگروال، رشی اگروال، مہیش اگروال، وویک یادو، این این بھٹ، محترمہ پورنیما بھٹ کاک، اشونی کمار، سمیت لال، اے وی پالی، محترمہ ریکھا پلی، اٹل شرما، راجیو تلوار، ایل ناگیشور راؤ، رمیش بابو ایم آر، محترمہ شبنیم لون اور ایم این شراف حاضر فریقین کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

نفاذ اور مداخلت کی درخواستوں کی اجازت ہے۔

یہ معاملہ کافی پریشان کن تصویر پیش کرتا ہے۔ریاست جموں و کشمیر میں مختلف میڈیکل کورسز میں داخلے کے لیے آخری پوسٹ گریجویٹ داخلہ امتحان 31 دسمبر 1995 اور یکم جنوری 1996 کو قرار دیا گیا تھا۔فریقین کا یہ تسلیم شدہ معاملہ ہے کہ اس امتحان کے بعد آج تک کوئی دوسرا داخلہ امتحان نہیں ہوا ہے۔انتخابی فہرست جاری ہونے کے بعد، ایسے ناکام امیدوار، جنہوں نے آخری بار 1995 کے پوسٹ گریجویٹ میڈیکل داخلہ امتحان میں حصہ لیا تھا، سال بہ سال مختلف کورسز میں داخلے کے لیے منتخب ہوتے رہے۔نتیجتاً، ایسے تمام امیدوار جنہوں نے 1996 کے بعد MBBS کے امتحانات پاس کیے، انہیں طب کے مختلف شعبوں میں پوسٹ گریجویٹ کورسز میں حصہ لینے اور آگے بڑھنے کا کوئی موقع نہیں ملا۔ریاست جموں و کشمیر کے فاضل ایڈوکیٹ جنرل جناب ایم اے گونی کے مطابق یہ صورتحال زیادہ تر عدالت عالیہ کے مختلف بنچوں کی طرف سے جاری قابل عبوری یا حتمی احکامات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے جو ان امیدواروں کے کہنے پر تھے جنہوں نے 1995-96 داخلہ امتحان میں حصہ لیا تھا۔

یہاں اپیل کنندہ نے جموں میں جموں وکشمیر کی عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی، جس میں 12 جولائی 1995 کے S.R.O نمبر 158 کے نفاذ/ سختی سے تعمیل کی درخواست کی گئی، جسے ریاستی حکومت نے ریاست کے مختلف سرکاری میڈیکل کالجوں میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری اور ڈپلومہ کورسز میں داخلے کو منظم کرنے کے لیے جاری کیا تھا۔S.R.O158 دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ ہر سال داخلہ امتحان کے انعقاد کا التزام کرتا ہے اور فہرست مُنتظرین کی عمر باقاعدہ داخلے کی تاریخ سے ایک ماہ مقرر کرتا ہے۔اپیل کنندہ کا معاملہ یہ ہے کہ 1995-96 کے بعد سے سالانہ داخلہ امتحان منعقد نہیں کیا گیا ہے اور 1996 اور 2000 کے درمیان MBBS کے امتحانات پاس کرنے والے امیدواروں کو نقصان پہنچانے کے لیے 1997 سے آج تک فہرست مُنتظرین چلائی گئی ہے۔اپیل کنندہ کے علاوہ کچھ دیگر امیدواروں نے بھی اسی طرح کے الزامات لگاتے ہوئے جموں وکشمیر عدالت عالیہ کے سری نگر ونگ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور تقریباً ایک جیسی راحت طلب کی۔

3 نومبر 1999 کو عدالت عالیہ کے سری نگر ونگ کے فاضل سنگل جج نے وہاں دائر رٹ پٹیشن میں مندرجہ ذیل حکم دیا:

> "ضمیمہ K اور K-I کے ذریعے مطلع کردہ امیدواروں کا داخلہ رٹ پٹیشن کے نتائج سے مشروط ہوگا۔امتحان کی بنیاد پر مزید انتخاب جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سال 1995 میں کیا گیا تھا، بینچ کے سامنے اگلی تاریخ تک روک دیا جائے گا۔

عدالت عالیہ کے جموں ونگ میں، 30 دسمبر 1999 کو ایک عبوری حکم جاری کیا گیا جس میں، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ریاست اور اس کے عہدیدار پوسٹ گریجویٹ/ڈپلومہ کورسز، سال 1999-2000 تدریس سیشن کی کسی بھی نشست کو نہیں پر کریں گے، سوائے ان لوگوں کے جو آنے والے مسابقتی داخلہ امتحان کی بنیاد پر آتے ہیں۔سری نگر اور جموں میں فاضل سنگل ججوں کے ذریعے دیے گئے مذکورہ حکم کے نتیجے میں، فہرست مُنتظرین میں شامل 1995-96 امیدواروں میں سے داخلے کے لیے انتخاب پر روک لگا دی گئی۔1999-2000 تدریس سیشن کے لیے پوسٹ گریجویٹ کورسز میں نشستوں کو پر کرنے کے لیے ریاست کو مسابقتی داخلہ امتحان منعقد کرنے کی ضرورت تھی۔یہ دونوں احکامات لیٹرز پیٹینٹ اپیلز کے بذریعے جاری کیے گئے تھے۔اپیلیں قبول کر لی گئیں اور عبوری ہدایات کے ذریعے مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

(1) پوسٹ گریجویٹ ڈگری/ڈپلومہ کورسز میں خالی آسامیوں کے لیے مجاز اتھارٹی کے ذریعے نئے داخلہ امتحان کے انعقاد کا عمل اس وقت تک روک دیا جائے جب تک کہ دوسری ہدایت نہ دی جائے۔

(2) براہ راست اور مخصوص زمروں کے خلاف پہلے ہی داخل کیے گئے امیدواروں سے زیادہ میرٹ رکھنے والے امیدواروں کو داخلے کی اجازت دی جائے گی، اگر ان کی میرٹ ان لوگوں سے زیادہ ہے جو پہلے ہی ان متعلقہ شعبوں میں داخل ہو چکے ہیں جن میں درخواست کنندگان نے درخواست دی ہے۔

ان دونوں ہدایات کو اس اپیل میں زیر بحث لایا گیا ہے۔

ہم نے فریقین کے لیے قابل مشورے کو تفصیل سے سنا ہے۔

چونکہ جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ میں جموں یا سری نگر میں مختلف تحریری درخواستیں اور لیٹر پیٹنٹ اپیلیں زیر التوا ہیں اور ان تمام درخواستوں اور اپیلوں کا تعلق پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کورسز میں داخلے سے ہے، اس لیے ہم ان مقدمات کی خوبیوں پر کوئی رائے ظاہر کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ تاہم، ہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ عبوری احکامات کے ذریعے، جس پر یہاں اعتراض کیا گیا ہے، ڈویژن بنچ نے 158S.R.O کے ذریعہ لازمی مسابقتی سالانہ داخلہ امتحان کے انعقاد کو عملی طور پر روک دیا ہے اور اس فہرست کی بنیاد پر داخلہ دینے کی ہدایت بھی جاری کر کے 1996 کے بعد کے دور کے گریجویٹوں کے تعصب کو پانچ سال پرانی فہرست مُنتظرین کو نئی زندگی دی ہے۔ یہ قابل قبول صورتحال نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ کے مختلف بنچوں کی طرف سے عبوری اور آخری مرحلے میں دیے گئے کچھ متضاد احکامات کی وجہ سے الجھن پیدا ہوئی ہے اور قواعد وضوابط کے مطابق داخلوں میں سنگین بے دخلی پیدا ہوئی ہے۔ میڈیکل گریجویٹوں کے مستقبل کے کیریئر کو خطرے میں ڈال دیا گیا ہے اور اسے مبہم بنا دیا گیا ہے۔ لہذا، ہمیں یہ ہدایت دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ میں زیر التواء تمام رٹ پٹیشنز اور لیٹرز پیٹنٹ اپیلیں، دونوں ونگز میں سے کسی ایک میں، ایک ساتھ رکھی جائیں گی اور ایسے تمام مقدمات کی سماعت ایک ڈویژن یا بڑے بنچ کے ذریعے کی جائے گی، جسے جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ کے معزز چیف جسٹس کے ذریعے اس مقصد کے لیے تشکیل اور تفویض کیا جائے گا جو وہ مناسب اور مناسب سمجھتے ہیں۔ معاملے کی ضرورت کے پیش نظر، ہم جموں و کشمیر عدالت عالیہ کے عزت مآب چیف جسٹس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایک خصوصی بنچ تشکیل دیں جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے اور معاملات کو اس بنچ کے سامنے رکھا جائے، جہاں تک ممکن ہو اگلے تین مہینوں میں سماعت کی جائے اور نمٹا دیا جائے۔ ہمیں فریقین کے فاضل وکیل کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے کہ فریقین کی طرف سے خصوصی طور پر تشکیل شدہ بنچ سے کوئی غیر ضروری التوا نہیں مانگا جائے گا اور فریقین اس بنچ کی ہدایات کے مطابق استدعا کو مکمل کرنے اور گوشوارہ پر عمل کرنے کے لیے بنچ کی مدد کرنے کے لیے تمام اقدامات کریں گے۔

جہاں تک اعتراض شدہ ہدایات کا تعلق ہے، پہلی نظر میں پہلی سمت S.R.O نمبر 158 کے دانتوں میں چلتی ہے، جبکہ دوسری سمت کا اثر عملی طور پر عبوری مرحلے میں خود رٹ پٹیشن کا فیصلہ کرنا ہے۔ ان حالات میں ان دونوں سمتوں کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اس لیے ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور دونوں ہدایات کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ نتیجے کے

طور پر، ہماری مندرجہ ذیل ہدایات میں شامل یا محفوظ کردہ حد کے علاوہ کی گئی کوئی بھی پیروی کی کارروائی بھی غلط اور غیر فعال ہو جائے گی۔ ہم، اس کے مطابق، ذیل میں ہدایت کرتے ہیں:

(1) مجاز اتھارٹی ریاست جموں و کشمیر کے میڈیکل کالجوں میں مختلف شعبوں میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری اور ڈپلومہ کورسز میں داخلے کے لیے ڈاکٹروں کے انتخاب کے لیے ان کی اہلیت کی بنیاد پر S.R.O نمبر 158 کے مطابق تیزی سے داخلہ امتحان منعقد کرے گی۔

(2) تمام اہل امیدوار، چاہے وہ پہلے کی انتخابی فہرست میں ہوں یا نہ ہوں، مذکورہ داخلہ امتحان میں حصہ لینے کے حقدار ہوں گے:

(3) نشستوں کے ریزرویشن سے متعلق قواعد، قانون میں قابل اجازت اور قابل اطلاق حد تک، حکام کے ذریعے انتخاب اور داخلہ کے وقت ان کا احترام کیا جائے گا۔

ہم واضح کرتے ہیں کہ مذکورہ ہدایات کو عدالت عالیہ کے مختلف بنچوں یا اس عدالت احکامات کے مطابق، مختلف پوسٹ گریجویٹ کورسز کرنے والے امیدواروں کو پہلے سے دیے گئے داخلوں کو الگ کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا اور پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کورسز (ڈگری اور ڈپلومہ) کے لیے تدریس سیشن کے لیے مقرر کردہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے آنے والا داخلہ امتحان منعقد کیا جائے گا۔

ہماری ہدایات کسی ایسے امیدوار کے داخلے کے کسی بھی حکم کو بھی متاثر نہیں کریں گی جس نے عدالتی حتمی حیثیت حاصل کر لی ہو، بشرطیکہ اس طرح کے امیدوار کو داخلہ دیا گیا ہو اور وہ پوسٹ گریجویٹ مطالعہ کا کورس کر رہا ہو۔

اگلے داخلہ امتحان کے انعقاد کے لیے مجاز اتھارٹی کو ہماری پہلی ہدایت کی وفاداری اور وقت کی پابندی کے ساتھ تعمیل کی جائے گی، جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ کے کسی بھی بینچ کی طرف سے کسی بھی رٹ پٹیشن یا اپیل میں اس کے برعکس کیے گئے کسی حکم یا ہدایت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مذکورہ داخلہ امتحان اس حکم کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر منعقد کیا جائے گا۔

ایڈوکیٹ جنرل ہماری طرف سے دی گئی ہدایات کے پیش نظر 540S.R.O کے عمل کے حوالے سے حکم امتناع میں ترمیم/اجازت کے لیے مناسب بنچ کو منتقل کر سکتا ہے اور جب بھی ایسی درخواست کی جائے گی تو بنچ اپنی اہلیت کے مطابق مناسب احکامات جاری کرے گا۔ ہم اس پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔

ہم جناب ٹھاکر، فاضل سینئر ایڈوکیٹ کی درخواست کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ مداخلت کرنے والوں کے علاوہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے اگلے داخلہ امتحان کو محدود رکھا جائے، کیونکہ وہ اس سارے وقت سے قانونی چارہ

جوئی کر رہے ہیں۔ اگر بصورت دیگر وہ ایسا کرنے کے اہل ہیں تو وہ اگلا داخلہ امتحان دینے کے لیے آزاد ہوں گے۔ پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کورسز میں داخلے کے لیے قانونی استقامت نہیں بلکہ تعلیمی اتکرجتا معیار ہونا چاہیے۔

تاہم، یہاں اوپر جو کچھ بھی کہا گیا ہے اسے جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ میں زیر التواء معاملات کی خوبیوں پر رائے کے اظہار کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا۔

اپیل کو مندرجہ بالا ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

ٹی۔این۔اے۔ **اپیل نمٹا دی گئی۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document